نورِ ہدایت

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (اللہ)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب	:	نور ہدایت
مصنف	:	حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (انڈیا)
ضخامت	:	۴۱ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
سلسلہ اشاعت	:	۹۳

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی 74000 فون 2439799

زیر نظر کتاب "نور ہدایت" جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کی 93 ویں کڑی ہے۔ جسے تحریر کرنے والے حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب ہیں۔ موصوف کا تعلق ہندوستان سے ہے اور ان کا شمار اہلسنّت و جماعت کے نامور علماء میں ہوتا ہے۔ زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے متعدد قرآنی آیات و احادیث سے گستاخ رسول سے بے زاری و اجتناب کو ثابت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ فاضل مصنف کے علم میں عمر میں اور عمل میں خیر و برکت عطا فرمائے اور انہیں مسلک اہلسنّت و جماعت کی خوب خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس کتاب کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے امید ہے کہ زیر نظر کتاب قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اُترے گی۔

فقط .... ادارہ

عرضِ اوّلیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

محبوبانِ خدا (جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ وسلّم علیٰ سیّدہم وعلیہم) کی تعظیم کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ عزّوجلّ سے علاقۂ قرب ہے۔ اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزّوجلّ ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ	بیشک اللہ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی
الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَ	اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے نہ
الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ	اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔

(رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولیٰ عزّوجلّ فرماتا ہے

فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (پ۵ ع۱۶)	عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

اور خود فرماتا ہے

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ	عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے
وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۰ (پ۲۸ ع۱۴)	لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

رسول اور مسلمانوں کی عزت اگر عزتِ الٰہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہو جاتے۔ ایک حصہ اللہ کے لیے، ایک رسول کا، ایک مومنین کا۔ حالانکہ رب عزّوجلّ فرما چکا کہ عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے تو قطعاً ان کی عزت اللہ ہی کی عزت سے ہے اور ان کی تعظیم اللہ

نبی کی تعظیم۔

اللہ اور اُس کے رسولوں میں تفرقہ کرنے والوں کو قرآن عظیم کافر فرماتا ہے ایک قوم کا حال ارشاد فرمایا

یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ [1]	اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں۔

پھر فرمایا

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا (پ ع)	یہی پکے کافر ہیں۔

رسولوں کی عزت، رسولوں کی عظمت اللہ عزّ وجلّ کی عزت وعظمت سے جدا ماننی۔ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی ہے

خاصانِ خدا خدا نباشند ✦ لیکن زخدا جدا نباشند

ولہذا ان کی تعظیم مدارِ ایمان ہوئی۔ اور ان کی ادنیٰ توہین کفر۔۔۔ ارسالِ رسول کا ایک مقصدِ اعلیٰ تعظیم وتوقیرِ رسول ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَ تُعَزِّرُوۡہُ وَ تُوَقِّرُوۡہُ ؕ (پ۲۶ ع۹)	اے نبی ہم نے تمھیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تاکہ اے لوگو تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔۔۔ [2]

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر سے قرآن کریم کی متعدد آیات گونج رہی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ؕ [3]	رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اور فرماتا ہے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ [4]	اے ایمان والو اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو۔

---

[1] پ ع النساء۔ [2] فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص وص۔ [3] پ ع۔ [4] پ ع۔

اور فرماتا ہے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝ [1]	اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کی بارگاہ میں چلاّکر نہ بولو جیسے آپس میں بولتے ہو کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ عظمت میں زانوئے ادب تہہ کرنے والے جنھوں نے مشکوٰۃِ نبوت سے براہِ راست نورِ ہدایت حاصل کیا اور قرآن کریم کے معانی ومطالب کو درسگاہِ نبوت میں سیکھا وہ صحابہ کا مقدس گروہ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) ان سے بڑھ کر اسلامی تعلیمات اور قرآنی احکامات کا جاننے والا کون ہوگا۔۔۔ انھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کیسی عظیم الشان جانی یہ ان حضرات کے کردار وگفتار سے ظاہر ہے چنانچہ ۔۔۔ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ مناقشہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گیے تھے۔ نماز کا وقت آگیا اور حضور تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر یہ کہا حضور وہاں رُک گیے اور نماز تیار ہے کیا آپ امامت کریں گے۔۔۔؟ فرمایا اگر تم کہو تو پڑھادوں گا۔۔۔ حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر آگے گیے کچھ دیر بعد حضور تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صفِ اوّل میں تشریف لے جاکر قیام فرمایا۔۔۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابوبکر اِدھر متوجہ ہوں۔۔۔ مگر جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجہ نہ ہوتے مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا۔۔۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادھر توجہ کی۔ دیکھا کہ حضور ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں۔۔۔ حضور کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا۔ حضور نے

---

[1] پ۲۶ ع۱۳

فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ ـــــ حضرت ابو بکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی اور اُلٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہو گیے ـــــ حضور آگے بڑھے اور نماز پڑھائی ـــ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا اے لوگو ! نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سُبحٰنَ اللہ، سُبحٰنَ اللہ کہے امام جب اس کو سُنے گا متوجہ ہو جائے گا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے ابو بکر ! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمھیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا (کس چیز نے روک دیا) عرض کی ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر) کو یہ سزاوار نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھے (امام بنے) ـــــ"[1]

یہاں حضرت ابو بکر نے اپنے عمل سے تو یہ تعظیم کی کہ عین نماز کی حالت میں حضور کی خاطر مُصلّائے امامت خالی کر دیا اور خود پیچھے مقتدیوں میں شامل ہو گیے اور اپنے قول سے یہ تعظیم کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و بزرگی کا برملا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ حضور کے آگے بڑھ کر نماز پڑھے ۔

اسی طرح بخاری شریف کتاب التفسیر میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ مذکور ہے ـــ حضرت ثابت بن قیس اونچا سنتے تھے اور اسی لیے بارگاہِ رسالت میں ان کی آواز اونچی ہو جاتی تھی چنانچہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝	یعنی اے ایمان والو ! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے حضور چلّا کر نہ بولو جیسے آپس میں بولتے ہو کہیں تمھارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو ۔

تو حضرت ثابت بن قیس اپنے گھر میں نظر بند ہو گیے اور سر جھکا کر یوں بیٹھ گیے جیسے ان پر بلائے عظیم نازل ہو گئی ہو جب چند دن گزر گیے اور حضور نے انھیں حاضر

[1] بہار شریعت حصہ سیزدہم صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲ مقام اشاعت : رضوی کتب خانہ بازار صندل خاں بریلی

نہ پایا تو فرمایا ثابت بن قیس کا کیا حال ہے وہ آتے ہیں نہ دکھائی پڑتے ہیں ۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میں ان کی خبر لاتا ہوں ۔ چنانچہ وہ صحابی حضرت ثابت بن قیس کے گھر پہونچے حال معلوم کیا اور واپس بارگاہِ رسالت میں آکر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ! ثابت بن قیس کہتے ہیں میرا تو بہت بُرا حال ہے میرے سارے اعمال برباد ہو گیے ۔ میں جہنمی ہو گیا کیونکہ میری آواز بارگاہ رسالت میں اونچی ہو جاتی تھی ۔ حضور نے فرمایا ان سے کہدو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ تم تو جنتی ہو ۔

اور اس آیت کریمہ کے نازل ہونے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی اور عرض کیا یا رسول اللہ ! آئندہ میں ایسے ہی بات کیا کروں گا جیسے سرگوشی میں کی جاتی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ ہوئی کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے انتہائی پست آواز میں بات کرنے لگے حتیٰ کہ بعض اوقات حضور ان سے دوبارہ دریافت فرماتے ۔ سچ ہے ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

(وہ بارگاہ ہے آسمان کے نیچے لیکن عرش سے زیادہ نازک جہاں جنید و بایزید جیسے امام زمانہ حقیقت آشنا سانس روک کر حاضری دیتے ہیں کہ سانس کی آواز سے کہیں اس عالی بارگاہ کی بے ادبی نہ ہو جائے)

قرآن عظیم نے صحابہ کی اس تعظیم کو سراہا اور فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (پ ۲۶ ع ۱۳)	بیشک جو لوگ رسول اللہ کی بارگاہ میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے ۔

یہ ابدی نعمت اور لافانی انعام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا صلہ ہے جو بارگاہ خداوندی سے صحابہ کو ملا اور اسی فیضان تعظیم کے سلسلے میں اہل بصیرت کا یہ قول بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے عین نماز کی حالت میں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی اس تعظیم نے انہیں اس مقام پر پہونچایا کہ وہ حضور کے بعد حضور کے جانشین بنے اور اس مرتبہ پر فائز ہوئے جہاں تک کسی امتی کی رسائی نہیں ۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں دو جہان میں ان کی برکتیں نصیب فرمائے ۔ آمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖٓ اَجْمَعِیْنَ ٥

پیارے دینی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تمھارا یہ حقیر خیر خواہ عرض گزار ہے کہ اس رسالہ کو ایمان ومحبت کی نگاہوں سے پڑھو اور جو پڑھ نہ سکو تو ایمان ومحبت کے جذبہ سے کان لگا کر سنو۔ مولیٰ تعالیٰ آپ لوگوں کو اور آپ کے صدقہ میں مجھ گنہگار کو دینِ حق پر قائم رکھے اور اپنی اور اپنے حبیب کی محبت پر خاتمہ نصیب فرمائے آمین یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بِجَاہِ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

قرآن اور نبی کی تعظیم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

" ـــــــ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ٥ (پ ۲۶ ع ۹)

اے نبی بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی اللہ تبارک

وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے۔

اول یہ کہ لوگ اللہ ورسول پر ایمان لائیں۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تین عظیم باتوں کی پیاری ترتیب تو دیکھو۔ سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب کے آخر میں اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو ـــــــ اس لیے کہ ایمان کے بغیر تعظیم کام نہیں دیتی۔ بہت سے عیسائی ہیں جنھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں کتابیں لکھیں اور کمینے کافروں نے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر اعتراض کیے ان کے جواب دیے مگر جب ایمان نہیں لائے تو کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی ان کے دلوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم ہوتی تو ضرور ایمان لاتے پھر جب تک دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو اور عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے سب بیکار ومردود ہے۔ بہتیرے راہب دنیا تیاگ کر اپنے طور پر عبادت و ریاضت میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر سیکھتے ہیں ضربیں لگاتے ہیں مگر جب دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہیں کیا فائدہ ـــــــ؟ ہرگز بارگاہِ الٰہی میں قبول ہونے کے قابل نہیں ـــــــ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسوں ہی کو فرماتا ہے

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ٥ (پ ۱۹ ع ۱)

جو کچھ اعمال انھوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دیے۔

ایسوں ہی کو فرماتا ہے

عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ۙ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً ۔ (پ ۳۰ ع ۱۳)

عمل کریں، مشقتیں جھیلیں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

مسلمانو ! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان کا مدار، نجات کا مدار اور اعمال کے قبول ہونے کا مدار ہوئی یا نہیں؟ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﹰاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

(پ ۱۰ ع ۹)

اے نبی ! تم فرمادو کہ اے لوگو ! تمھارے باپ تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی، تمھاری بیبیاں تمھارا کنبہ، تمھاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمھیں اندیشہ ہے اور تمھاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ پیاری ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز، کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے ۔ اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

تمھارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔

تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ۔ اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں ــــــ مسلمانو ! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدار ایمان و مدار نجات ہوا یا نہیں ؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا ۔ (ملخصاً تمہید ایمان ص ۷۶)

اور جب قرآن عظیم کی آیات نے بتادیا کہ دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عظمت، سارے جہان سے بڑھ کر دل میں حضور کی محبت مدار ایمان ہے تو جو ان کی شان میں گستاخی کرے کیا وہ مسلمان ہوسکتا ہے ــــــ ؟ ہرگز نہیں ــــ اپنے رب کا ارشاد سنو

توہین کے متعلّق قرآن کا ارشاد

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

(پ ۱۰ ع ۱۶)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا اور ضرور بیشک انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگیے ۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایے میں تشریف فرما تھے اسی اثنا میں صحابہ سے فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا جو شیطان کی آنکھوں سے تمہیں دیکھے گا ۔ وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا ۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بُلاکر فرمایا تو اور تیرے ساتھی کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو بُلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں گستاخی کا نہ کہا اس پر اللہ عزّوجلّ نے یہ آیت اتاری یعنی خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے توہین نہ کی حالانکہ ضرور بیشک انہوں نے توہین کا کفریہ کلمہ کہا اور دعویٔ اسلام کے بعد محبوب ہ تمھاری شان میں توہین کرکے کافر ہوگیے ۔

اور قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا

اگر ان سے پوچھو تو یہی کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے ۔ محبوب فرمادو کیا اللہ سے اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ (پ ۱۰ ع ۱۴)	ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد ۔

حضرت عبداللہ بن عباس کے شاگرد خاص امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس آیت کریمہ کے شانِ نزول میں راوی ہیں کہ ایک شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں مقام پر ہے۔ جب یہ غیبی خبر ایک منافق نے سنی تو کہنے لگا

يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ اَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِ كَذَا وَكَذَا وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں مقام پر ہے وہ غیب کیا جانیں؟ انہیں غیب کی کیا خبر؟ معاذ اللہ ۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلانے کے بعد گستاخی کے یہ کلمات بول کر کافر ہو گئے ۔

دیکھو توہین کرنے والے کے بارے میں قرآن نے صاف ارشاد فرمایا کہ وہ کافر ہو گیا اور اتنی وضاحت کے ساتھ انھیں کافر قرار دیا کہ ان کی قسم ذکر فرمائی (کہ بخدا ہم نے توہین نہ کی) ان کا حیلہ ذکر فرمایا (کہ ہم نے یوں ہی ہنسی میں کہہ دیا تھا) پھر ان کی قسم اور حیلہ کو مردود کر دیا اور فرمایا ضرور یقیناً تم نے گستاخی کی ہے بہانے مت بناؤ تم کافر ہو چکے ہو ۔

پھر یہ بھی دیکھو کہ قرآن ان کے ایمان و اسلام ظاہری کو بیان کر رہا ہے اسلام میں آنے کے بعد' ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ـــــ ضرور وہ کلمہ پڑھتے تھے، دعویٰ اسلام کرتے تھے، نماز پڑھتے تھے، قرآن و حدیث کی تعلیم خود صاحب قرآن سے حاصل کرتے تھے اگر توہین کا یہ ایک جملہ ان کے منھ سے نہ نکلتا تو دنیا انہیں صحابی کہتی ۔ ایسے نمازی، مدعیٔ اسلام اور قرآن و حدیث کے جانکار سے جب توہین سرزد ہوئی تو قرآن نے صاف فرمان جاری کیا کہ وہ توہین کا ایک کلمہ بول کر کافر ہو گئے مسلمان نہیں رہے ۔

دیکھو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کیسا عظیم وبال اور دنیا و آخرت کا

کتنا بھاری نقصان ہے کہ توہین کرنے والے کا کلمہ پڑھنا خود کو مسلمان کہنا کچھ مفید نہ رہا اس کی قسم اور اس کا عذر بارگاہِ الٰہی سے مردود قرار پایا ـــ کلمہ پڑھنے اور دعویٰ مسلمانی کرنے کے باوجود قرآن نے اسے کافر قرار دیا حالانکہ توہین کا یہ واقعہ دورِ رسالت میں رونما ہوا تھا تو جب اس زمانے میں نمازی' روزہ دار' قرآن و حدیث کا جانکار توہین کرنے کے سبب کافر قرار پایا تو آج کے زمانے کا کوئی نمازی' روزہ دار' قرآن و حدیث کا جانکار اگر توہین کرے تو کیسے کافر نہ ہوگا ۔ جب دورِ رسالت کا علم و تقویٰ گستاخ کو کافر ہونے سے نہ بچا سکا تو آج کا علم و تقویٰ کسی گستاخ کو بھلا کیسے مسلمان بنائے رکھے گا ـــــ؟

دورِ حاضر کا المیہ

آج یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ اہلسنّت اور وہابیہ' دیوبندیہ کے درمیان جو اختلاف ہے وہ چند فروعی مسائل کا اختلاف ہے مثلاً فاتحہ' عرس' چہلم' مجلس میلاد وغیرہ حالانکہ ایسا نہیں ۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ یہ چیزیں ہمارے بزرگانِ دین سے جاری اور اہلسنّت کے معمولات میں سے ہیں اور ان سے انکار آج وہابیہ دیوبندیہ کا شعار اور ان کی علامت بن چکا ہے لیکن کیا آج صرف ان باتوں سے انکار کا وہابیہ دیوبندیہ اور اہلسنّت کے درمیان اختلاف ہے ــ؟ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اصل اختلاف وہ بولیاں ہیں جو وہابی دیوبندی پیشواؤں نے اپنی کتابوں میں لکھیں چھاپیں پھیلائیں ـــــ جنہیں اللہ و رسول کی عزت و عظمت کے خلاف کھلی گستاخیاں ہیں جنھوں نے مسلمانوں کے دلوں پر نیز و نشتر سے زیادہ کام کیا کوئی بھی صاحبِ ایمان کسی بھی حالت میں کسی بھی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کر سکتا اور جس کسی کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ اس نے حضور کی شان میں گستاخی کی ہے مومن نہ اس کی بات سننا گوارا کرے گا نہ اس سے لگاؤ رکھنا پسند کرے گا بلکہ مومن کو اس کی صورت سے نفرت ہوگی یہی وجہ ہے کہ مخالفین ان گستاخیوں پر پردہ ڈالے رکھنا چاہتے ہیں اور چھپی کتابوں کو چھپا کر سادہ لوح مسلمانوں کو یہی تاثر دیتے ہیں کہ ہمارا ان کا اختلاف چند فروعی مسئلوں کا اختلاف ہے مگر ع نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ان بولیوں میں سے ایک بولی دیوبندیوں کے ایک پیشوا مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی ہے جو دارالعلوم دیوبند کے بانی ہیں۔ انھوں نے اپنی بولی میں عقیدۂ ختم نبوت کا صاف صریح انکار کیا چنانچہ اپنی کتاب "تحذیرالناس" میں لکھا

> عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ ص۳

اور ص۲۸ پر لکھا

> اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی آجائے پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ (معاذاللہ)

مسلمانو! دورِ رسالت سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا دینی ضروری عقیدہ یہ ہے کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنی ناممکن ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ | لیکن محمد اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین۔

(پ۲۲ ع۲)

دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی شان میں خاتم النبیین فرمایا ـــــ صحابہ، تابعین ائمہ مجتہدین اور تمام بزرگان دین کا اتفاق اور اجماع ہے کہ خاتم النبیین کے معنیٰ ہیں "آخری نبی، سب میں پچھلے نبی" اور خود حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

ارشاد فرماتے ہیں

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ [1] | میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولوی قاسم صاحب نے خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کے اس معنیٰ کا انکار کر دیا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جسے صحابہ سے لے کر آج تک کے بزرگانِ دین نے سمجھا تو یہ حضور کو خاتم النبیین ماننے ہی سے انکار کرنا ہوا جیسے قرآن عظیم نے فرمایا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور نماز قائم کرو۔ تو قرآن میں صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے اب کوئی کہے کہ میں صلوٰۃ کو تو مانتا ہوں لیکن صلوٰۃ کے وہ معنیٰ نہیں جو تمام لوگ سمجھتے ہیں یعنی قیام، قرأت، رکوع، سجود وغیرہ بلکہ صلوٰۃ کے معنیٰ ہیں "دعا" چاہے جس طرح سے مانگی جائے ـــــ ظاہر ہے ایسا کہنے والا نماز اور قرآن کا منکر ہے۔ البتہ اپنے انکار پر اقرار کا پردہ ڈالے ہوئے ہے تاکہ تمام سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکا دے سکے کہ میں نماز وقرآن کا منکر اور کافر نہیں ہوں۔

تو جیسے صحابہ سے لے کر آج تک کے تمام بزرگان دین نے صلوٰۃ کا جو معنیٰ سمجھا اس معنیٰ کا انکار صلوٰۃ ہی کا انکار ہے اسی طرح خاتم النبیین کا جو معنیٰ صحابہ اور تمام بزرگانِ دین نے سمجھا اس معنیٰ کا انکار خاتم النبیین ہی کا انکار ہے اور خاتم النبیین کا انکار قرآن کا انکار ہے تو قرآن کے انکار کے بعد بھلا کوئی کیسے مسلمان رہ سکتا ہے۔

پھر صحابہ، تابعین اور تمام بزرگانِ دین نے خاتم النبیین کا جو معنیٰ سمجھا یعنی آخری نبی۔ اس معنیٰ کو مولوی قاسم صاحب نے عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا تو گویا ان کے نزدیک صحابہ، تابعین اور تمام بزرگانِ دین عوام اور ناسمجھ تھے۔ معاذاللہ۔ یہ ان بزرگوں کی بارگاہ میں کیسی ناپاک جسارت ہے بلکہ یہی معنیٰ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے کہ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۴۶۵ [2] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور اصل مدار ایمان ضروریات دین ہیں تو جو ضروریات دین میں سے کسی بات کا صراحۃً انکار کرے قطعاً کافر ہے ایسا کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو اس کے کافر ومعذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جیسا کہ آخر رسالہ ردالرفضہ

مولوی صاحب نے اسے عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال لکھ دیا تو گویا کہ انھوں نے حضور کی ذاتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بھی عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

مسلمانو! یہ کتنی شدید توہین ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ـــــ پھر کیا حضور کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور کافر ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ | گستاخو! بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد

دیوبندیوں کے ایک اور پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ہیں جنھوں نے "براہین قاطعہ" نام کی ایک کتاب لکھی اور ان کے استاذ مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس پوری کتاب کی تصدیق کی اور اسے حق و صحیح بتایا ـــــ "براہین قاطعہ" میں مولوی خلیل و رشید صاحبان نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوری روئے زمین کا علم ماننے سے انکار کرتے ہوئے لکھا

> "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (یعنی پوری روئے زمین کا علم قرآن و حدیث کی) نص سے ثابت ہے فخرِ عالم کی وسعتِ علم (یعنی پوری روئے زمین کے علم) کی (قرآن و حدیث میں) کون سی نص قطعی ہے" (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ ص[۱])

مسلمانو! دیکھو مولوی خلیل و رشید صاحبان شیطان کے لیے پوری روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور کہتے ہیں یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وہی پوری روئے زمین کا علم ماننے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت کہاں ہے؟ ـــ دیکھو! کیسا صاف شیطان کو حضور سے زیادہ علم والا ٹھہرا رہے ہیں ـــــ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شفا شریف" میں فرماتے ہیں

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ سَابٌّ حُكْمُهٗ حُكْمُ السَّابِّ۔ | جو کسی کو حضور سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے

دیکھو جب حضور کے مقابلے میں کسی کو زیادہ علم والا ماننا ہی حضور کی توہین ہے تو اس مقابلے میں شیطان جیسے خبیث مردود کو لانا کس درجہ گندی گھنونی توہین ہوگی ـــ

---

[۱] براہین قاطعہ ص۵۵، کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی۔

پھر کیا ایسی سخت شدید توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور کافر ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ | گستاخو! بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لانے کے بعد

دیوبندیوں کے ایک اور مایۂ ناز پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی گزرے ہیں انھوں نے "حفظ الایمان" نامی اپنی کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے بارے میں لکھا

> "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص، ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ اور پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (تمام جانوروں اور چوپایوں) کے لیے بھی حاصل ہے" (معاذ اللہ)
> (حفظ الایمان جدید ایڈیشن ص۱۵)

مسلمانو! دیکھو اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ۵ ع۱۴) | ہم نے تمھیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

اور فرماتا ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ (پ۲۷ ع۱۱) | رحمٰن نے حبیب کو قرآن سکھایا۔

قرآن کیا ہے خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ[۱] | ہم نے تم پر کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان

اور اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ[۲] | اللہ اس لیے نہیں کہ تمھیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

تو ثابت ہوا کہ رحمٰن نے اپنے حبیب کو ہر چیز کا روشن بیان سکھایا، انہیں غیب پر اطلاع کا منصب عطا کیا ـــــ دیکھو جن کے علم کا قرآن خطبہ پڑھے جن کے بارے میں فرمائے اللہ نے

---

[۱] پ۱۴ ع۱۶ [۲] پ۴ ع۹

انہیں ہر چیز کا علم دے دیا ان کے علم کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے جیسا بتانا کتنی گندی گھنونی اور کھلی توہین ہے۔

مسلمانو! ● کیا یہ گندی بولیاں اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کھلی توہین نہیں ہیں ـــــ؟

● کیا ایسی بولیاں کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتی ہیں ـــــ؟

● جن کی زبان یا قلم سے ایسی بولیاں نکلیں ان میں ایمان و اسلام کی ذرہ برابر رمق ہو سکتی ہے ـــــ؟

● کیا ایسی بولیاں بولنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں ـــــ؟

● کیا ایسوں کو جو مسلمان گمان کرے وہ مسلمان رہ سکتا ہے ـــــ؟

مسلمانو! تم ایمان اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رکھتے ہو اپنے ایمان کے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو خود تمہارا ایمان تمہارے اسلاف اہلسنت کی طرح گواہی دے گا کہ

● بیشک وہ بولیاں (کہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور حفظ الایمان نام کی کتابوں میں چھپیں) ضرور اللہ و رسول[عہ] کی شان میں کھلی توہین ہیں۔

● ہرگز ایسی بولیاں مسلمان کی زبان یا قلم سے نہیں نکل سکتیں۔

● جن کی زبان یا قلم سے ایسی بولیاں نکلیں ہرگز ان میں ایمان و اسلام کی ذرہ برابر رمق نہیں ہو سکتی۔

● ایسی بولیاں بولنے والے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے۔

● ایسوں کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان نہیں رہ سکتا۔

عذر

یہاں بعض بے علم نادان لوگ یہ **عذر** کرتے ہیں کہ صاحب یہ گستاخی کرنے والے لوگ بھی تو عالم مولوی ہیں بھلا عالموں مولویوں کو کیسے کافر سمجھیں یا برا مانیں

عہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اس کا جواب

"ـــــ اللہ عزوجل فرماتا ہے

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ۲۵ ع ۱۹)

بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔

اور فرماتا ہے

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ۲۸ ع ۱۱ الجمعة)

وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انھوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں کیا بری مثال ہے ان کی جنھوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اور فرماتا ہے

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کر گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اسے علم کے باعث اسے گرنے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنھوں نے

يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(پ ۹ ع ۱۲)

ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں کیا بُرا حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے ــــ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے دوزخ کے فرشتے بُت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے یہ کہیں گے کیا ہمیں بُت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو جواب ملے گا "لَيْسَ مَنْ يَّعْلَمُ كَمَنْ لَّا يَعْلَمُ، جاننے والے اور انجان برابر نہیں"

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اُس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اُس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اُس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے علماء پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا ــــ؟ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا، حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں رکھا گیا اسے سجدہ نہ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا۔ دیکھو جب سے اس کے شاگردانِ رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں، ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔

یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ کروڑ افسوس ہے اس اِدّعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ استاذ کی وقعت ہو۔ اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو ــــ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین ــــ"[1]

بھائیو! باپ کو کوئی گالی دے بیٹا دیکھے کہ گالی دینے والا عالم کہلاتا ہے تو کیا بیٹا بُرا نہ مانے گا ــــ؟ شیر مادر کی طرح پی جائے گا ــــ؟ ہرگز نہیں کیونکہ بیٹے کے دل میں باپ کی محبت ہے تو جو باپ سے بڑھ کر مہربان اور محبت کے حقدار ہوں جن کی محبت مدار ایمان ہو ان کی شان میں توہین کی جائے اور ان کا امتی کہلانے والا یہ کہے کہ وہ توہین کرنے والا تو عالم مولوی ہے بھلا اسے کافر کیسے کہیں ــــ؟

خدارا انصاف ــــ جس کسی کے دل میں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہوگی اسے پیشوایانِ دیوبندیہ کی بولیوں سے ٹھیس نہ پہونچے گی ــــ؟ اس کا دل ان گستاخیوں کو سُن کر رنجیدہ نہ ہوگا ــــ؟

خدارا دم بھر کے لیے سب این و آں سے آنکھیں بند کر کے سر جھکا کر خدا و رسول کی محبت کو دل میں جما کر سوچو کہ توہین کرنے والوں کے بارے میں ایک امتی کا ردّ عمل کیا ہونا چاہیے؟ آیا یہ کہ توہین کرنے والوں کو کافر سمجھے ان سے نفرت کرے ان سے تنکا توڑ الگ رہے ــــ یا یہ کہ ان کی ظاہری خوبی دیکھے ان کے عالم مولوی ہونے کا پاس لحاظ کرے ــــ معاذ اللہ

ذرا قرآن کریم کی ان آیتوں کو پڑھو جو پہلے گزریں جن میں فرمایا گیا کہ ــــ ــــ توہین کرنے والا کافر ہوگیا ــــ یہ آیتیں ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دے لیا کرتے تھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی معلومات بھی انہیں حاصل تھی لیکن جب ان سے توہین سرزد ہوئی تو ان کی کوئی بھی خوبی

---

[1] تمہید ایمان ص۱۸ تا ۲۰ مطبوعہ مطبع اہلسنت بریلی شریف۔

انہیں خارج از اسلام ہونے سے نہ روک سکی اور ان کے بارے میں قرآن نے فرمایا کہ وہ کافر ہوگیے

صحابہ کی شان

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ؎

کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

ایمان والوں کے لیے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سیرت راہِ نجات ہے اور سرمایۂ آخرت' صحابہ نے گستاخی کرنے والے کو کبھی قابلِ رحم نہ سمجھا ــــ وہ آپس میں حد درجہ رحم دل تھے لیکن گستاخ کے لیے ان کی تلواریں بے نیام رہیں۔

چنانچہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ بنی مصطلق سے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو اثنائے راہ میں ابن اُبی منافق نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ زبان کھولی۔ قرآن نے اس کی گستاخی کو نقل فرمایا

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ	منافق کہتے ہیں کہ اب کی دفعہ مدینہ لوٹ کر جائیں گے
لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ؏	تو ہم عزت والے ذلت والوں کو نکال باہر کریں گے۔

اسلامی لشکر میں اس منافق کے فرزند حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جو سچے مسلمان تھے اور ساتھ ہی ساتھ ماں باپ کے نہایت فرماں بردار اور اطاعت گزار تھے حضرت عبد اللہ کو جب پتہ چلا کہ میرے باپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی ہے تو ان کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی اور آگے بڑھ کر مدینہ طیبہ کے دروازے پر ننگی تلوار لیے کھڑے ہوگیے۔

ابن اُبی جب وہاں پہونچا تو حضرت عبد اللہ نے فرمایا ــــ ٹھہر جا او ملعون! ــــ کیا بکا تھا ــــ؟ دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا جب تک ظاہر نہ کردوں کہ کون عزت دار ہے اور کون ذلیل ہے ــــ

له پ ۲۶ ع ۶ ؏ پ ۲۸ ع

ان الفاظ نے ابن ابی کے غرور کی بنیادیں ہلا دیں اور وہ حیرت سے بیٹے کا منہ تکتا رہ گیا اور ایک اطاعت گزار بیٹے کا یہ طرزِ عمل ابن ابی کے لیے حیرت کی بات بھی تھی ــــ بالآخر ابن ابی نے مجبور ہو کر اعتراف کیا ــــ خدا کی قسم میں ذلیل ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت والے ہیں لیکن پھر بھی حضرت عبد اللہ راستہ روکے رہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے اور ملاحظہ فرمایا کہ ابن ابی برابر اعتراف کر رہا ہے

اَنَا اَذَلُّ مِنَ الصِّبْيَانِ	میں بچوں سے زیادہ ذلیل ہوں
اَنَا اَذَلُّ مِنَ النِّسَآءِ	میں عورتوں سے بڑھ کر خوار ہوں

اور حضرت عبد اللہ اس کے سر پر تلوار لیے کھڑے ہیں ــــ حضور نے فرمایا اسے جانے دو۔ حضور کا ارشاد سن کر حضرت عبد اللہ نے تلوار نیچے کرلی اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے ابن ابی کی جان بچی ــــ قرآن کریم نے اہل ایمان کی یہی شان بیان کی ہے فرماتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ	محبوب! جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے
الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	ہیں تم ان کے دلوں میں اللہ و رسول کے مخالف کی
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ	محبت نہ پاؤ گے۔ مخالف ان کے باپ' بیٹے' بھائی یا
اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط له	رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

دیکھو قرآن مومن کی شان یہ بتا رہا ہے کہ مومن کے دل میں اللہ و رسول کے گستاخ کی محبت نہیں آنے پاتی اگرچہ پہلے گستاخ کے ساتھ مومن کا کتنا ہی گہرا اور قریبی رشتہ کیوں نہ رہا ہو جس کسی سے گستاخی سرزد ہو جائے مومن اس کی محبت سے دست بردار ہو جاتا ہے اس کی محبت کو دل سے نکال پھینکتا ہے گستاخ کے لیے مومن کے دل میں جگہ نہیں ہوتی' مومن کے دل میں اللہ و رسول کی محبت کے ساتھ کسی گستاخ کی محبت جمع نہیں ہونے پاتی۔

مسلمانو! قرآن سے یہ نور لو اور صحابہ کے نقش قدم پر چلو۔ دیکھو! جو بندۂ مومن اللہ و رسول کی خوشی کے لیے ان کے گستاخ سے جدا ہو جائے' ان کے دشمن کی محبت کو اگرچہ وہ کتنا ہی

له پ ۲۸ ع ۳

قریبی ہو دل سے نکال پھینکے، اس سے تنکا توڑ الگ ہو جائے اسے پروردگار عالم بشارت دیتا ہے ارشاد فرماتا ہے ۔

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (پ۲۸ ع۳)

یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کردیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں۔ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہونچے ۔

مسلمانو! ان عظیم نعمتوں کو دیکھو اگر تم نے اللہ و رسول کی عظمت و محبت کے پیش نظر ان کے گستاخ سے کنارہ کرلیا ان کے گستاخ کی محبت کو دل سے نکال دیا تو تمہارے لیے سات نعمتوں کی بشارت ہے۔

۱ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کردے گا اس میں انشاء اللہ خاتمہ بالخیر کی بشارت ہے۔
۲ اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا ۔
۳ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ۔
۴ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے اللہ والے ہو جاؤ گے ۔
۵ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے ۔
۶ اللہ تم سے راضی ہو جائے گا ۔
۷ بندے کے لیے اس سے بڑی اور کیا نعمت ہوگی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو جائے مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرماتا ہے اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی ۔

مسلمانو! سوچو ـــ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے یک لخت رشتۂ محبت توڑ دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے ۔۔۔

اور دیکھو اس کے باوجود بھی اگر تم نے گستاخ سے، دشمنِ خدا و رسول سے رشتۂ محبت قائم رکھا تو قرآن کریم کا یہ تازیانہ بھی سن لو فرماتا ہے ۔

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (پ۱۰ ع۹)

تم میں جو کوئی ان سے محبت کرے وہی لوگ ظالم ہیں ۔

اور فرماتا ہے

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۚ (پ۶ ع۱۲)

تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے

موجودہ زمانہ کے وہابیہ دیوبندیہ کیوں کافر ہیں ـ ؟

آج کے وہابیوں، دیوبندیوں نے مولوی قاسم صاحب نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی سے اپنا رشتۂ محبت قائم کر رکھا ہے اور یہ رشتہ اتنا گہرا ہے کہ جہاں کسی نے ان کے پیشواؤں کو گستاخ کافر کہا ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

یہ اپنے پیشواؤں کی گستاخیوں پر پردہ ڈالتے ہیں کسی اَن پڑھ سے سامنا ہوا تو کہتے ہیں ہمارے پیشواؤں نے یہ سب لکھا ہی نہیں، کسی نے ان کی کتابوں کا حوالہ پیش کردیا تو کہتے ہیں کہ ان بولیوں کا مطلب یہ نہیں اور کسی واقف کار سے سابقہ پڑ گیا تو کہتے ہیں ہم ان سب جھگڑوں میں نہیں پڑتے آپ بھی مت پڑیے ـــ یہ عالموں کی باتیں ہیں وہ جانیں ہم تو یہی نماز روزہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں یا آئیے قوم مسلم کی کچھ خدمت کریں ان پرانی باتوں میں پڑنے سے کیا فائدہ ؟ (معاذ اللہ) حالانکہ پیشوایان دیوبندیہ کی کتابیں تحذیر الناس (جو ۱۲۹۰ھ کی تصنیف ہے) براہین قاطعہ (جو [illegible]ھ کی ہے) اور حفظ الایمان (جو ۱۳۱۹ھ کی ہے) آج بھی یہ لوگ چھاپ رہے ہیں اور ابھی

۱؎ توہین کرنے والے پر قرآن کریم کے احکامات ہیں کہ وہ کافر ہے مرتد ہے ایمان والوں کو اس سے اختلاط جائز نہیں وغیرہ ان احکامات سنانے کو جھگڑا کہنا کفر ہے ۔ (فتاویٰ امام اہلسنت قدس سرہٗ جلد ششم صفحہ ۱۰۹)

۲؎ دیوبندیوں نے جو گستاخیاں لکھیں انہیں ہلکا سمجھنا کفر ہے ایمان والا اپنے رب کے احکام سنانے کو ہرگز جھگڑا نہ کہے گا اور اپنے رب اور اپنے نبی کی شان میں توہین کو ہرگز معمولی اور ہلکا نہ سمجھے گا ۔ (فتاویٰ امام اہلسنت قدس سرہٗ ص ۴۷)

چھاپیں تو ان کتابوں اور ان میں لکھی گستاخیوں کو حق و صحیح مانتے ہیں۔ معاذاللہ۔ اور جس طرح گستاخی بکنا کفر ہے یوں ہی گستاخی کو حق و صحیح کہنا بھی کفر ہے اور بالفرض اہلِ ایمان کے ڈر سے ان بولیوں کو گندی اور کفری کہہ بھی دیں تو ان کے لکھنے والوں کو اپنا امام و پیشوا، عالم و بزرگ تو کھلم کھلا مان رہے ہیں) اور قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ	تم میں سے جو کوئی ان سے محبت کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں

اور فرماتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ	اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے وہ انہیں میں سے ہے

یعنی اللہ و رسول کے مخالف، اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے محبت اور دوستی کرنے والا بھی مومن نہیں اس کا شمار بھی گستاخوں میں ہے وہ بھی گستاخوں کی طرح ظالم و کافر ہے۔

قرآن کے اس حکم میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو دیوبندی پیشواؤں کی گستاخیوں پر آگاہ ہونے کے باوجود انہیں اپنا پیشوا مانتے اور ان سے رشتۂ محبت رکھتے ہیں۔

لہذا وہ نہ دوستی کے قابل نہ ان کے ساتھ رہنا جائز، نہ ان سے کسی طرح کا رشتہ رکھنا روا۔ ان کے ساتھ رہنے میں سراسر نقصان ہے۔

مسلمانو! جب رب نے ان کے ساتھ رہنے سے روک دیا تو ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ حکمِ ربانی پر سرِ تسلیم خم کردو، فائدہ نقصان نہ پوچھو۔ پروردگارِ عالم سے بڑھ کر تمہاری بہتری اور بھلائی کا جاننے والا کون ہو سکتا ہے۔

"اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو اپنے دشمن کو پہچانو۔ نہیں نہیں تمہارے دشمن نہیں تمہارے پیارے مالک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن جنھوں نے وہ ملعون گالیاں

لہ من حسن کلام اھل الاھواء وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن۔ جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے اچھا بتائے یا کہے کچھ معنیٰ رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنیٰ ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا اچھا بتاتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ (حسام الحرمین صہ۲۲)

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں لکھی چھاپیں اور آج تک ان پر مُصِر (اَڑے ہوئے) ہیں، ان کی عداوت شدیدہ (سخت دشمنی) تو ظاہر ہو گئی اور وہ جو ان کے دلوں میں چھپی ہے بہت زائد ہے قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ جو بظاہر ان خبیث گالیوں کے خود مرتکب نہیں ان سے پوچھ دیکھیے کہ جن خبیثوں نے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں منہ بھر کر گالیاں دیں وہ مسلمان رہے یا کافر ہو گئے۔ دیکھو ہرگز ہرگز انھیں کافر نہ کہیں گے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل الٹے ان کی حمایت کو طیار ہو جائیں گے، تاویلیں گڑھیں گے، بات بنائیں گے حالانکہ علمائے کرام حرمین شریفین بالاتفاق ان تمام دشنامیوں کو ایک ایک کا نام لے کر فرما چکے کہ مَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهِ وَكُفْرِهِ فَقَدْ كَفَرَ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے . . . . بھائیو! تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ابھی نہ پہچانا؟ ان کے پاس بیٹھتے ہو، ان کی بات سنتے ہو، ان کی تحریریں دیکھتے ہو — دیکھو تمہارے حق میں زہر ہے دیکھو تمہارے پیارے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ واللہ تم سے بڑھ کر تم پر مہربان ہیں تمہیں ارشاد فرما رہے ہیں کہ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ ان سے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ —————" لہ

صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راستے میں ایک گمراہ ملا اور کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں — حضرت سعید نے انکار کر دیا اور فرمایا میں نہیں سننا چاہتا — وہ گمراہ پھر کہتا ہے ایک کلمہ ہی سن لیجیے — حضرت سعید نے اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ (تو ایک کلمہ کی بات کرتا ہے) میں آدھا کلمہ بھی نہیں سننا چاہتا — لوگوں نے پوچھا کیا سبب ہے کہ آپ نے اس شخص کے ساتھ اس قدر نفرت اور ترش روئی برتی —؟ آپ نے فرمایا وہ گمراہوں میں سے ہے۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہیتے صحابی

لہ فتاویٰ رضویہ جلد نہم صہ۲۵ ناشر مکتبۂ رضا، ایوان فرقان بیسلپور ضلع پیلی بھیت یوپی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں ان کی خدمت میں دو گمراہ شخص آئے اور کہنے لگے ۔
اے ابوبکر (محمد بن سیرین) ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا۔
نہیں ـــــ وہ پھر کہتے ہیں کم از کم اتنی اجازت دیجیے کہ ہم قرآن کی کوئی آیت ہی تلاوت کریں'
آپ نے فرمایا۔ نہیں۔اس کی بھی اجازت نہیں۔تم بالکل میرے پاس سے اٹھ جاؤ ورنہ میں اٹھ
جاتا ہوں۔دونوں گمراہ مایوس ہو کر چل دیئے ۔

حاضرینِ محفل کو حضرت محمد بن سیرین کے اس طرزِ عمل سے تعجب ہوا کہ حضرت نے حدیث
تو حدیث تلاوتِ قرآن تک کی اجازت ان گمراہوں کو نہ دی لہذا حاضرین نے عرض کیا حضرت
آپ کا کیا بگڑ جاتا اگر وہ آپ کے سامنے قرآن کریم کی آیت تلاوت کرتے ـــــ آپ نے فرمایا
میں ڈرا کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آیت تلاوت کریں اور اس کے معنیٰ میں تحریف کر دیں پھر وہی غلط
معنیٰ میرے دل میں جم جاتے ۔

اللہ اکبر۔ جنھوں نے اپنے دن رات خدا کی یاد کے لیے وقف کر دیے ہوں جن کی عقلیں
تقدیرِ الٰہی کے آگے جھک پڑی ہوں ـــ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا تلاش کر کے اسے
اپنانا جنھوں نے اپنا شیوۂ زندگی بنالیا ہو قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ارشادات جن کے پیشِ نظر ہوں ایسے خدا کے نیک بندے تو گمراہ کی زبان اور
آواز سے اس قدر بچیں ـــــ اور آج کے ناواقف نادان فکرِ معاش کے مارے یہ کہیں ـــــ
ـــ کہ ہمیں ان گمراہوں اور ان کے غلط عقیدوں سے کیا لینا دینا ہے جو اچھی بات بتائیں لے لینا
ہے بُری بات وہیں چھوڑ دینا ہے ۔

اے ناعاقبت اندیش انسان ! تو ناواقف ہے ، انجان ہے اور کہتا ہے اچھی بات
لے لینا ہے بُری بات چھوڑ دینا ہے ـــــ مجھے یہ تو بتا کہ اچھی اور بُری بات پرکھنے کی تیرے پاس
کسوٹی کیا ہے ـــ؟ تیرے پاس کونسا ذریعہ ہے جس سے اچھی بات کو بُری بات سے الگ کر کے
اچھی بات لے لے گا ـــ ؟

ظاہر ہے اچھی اور بُری بات کو پرکھنے کی کسوٹی قرآن و حدیث کے علاوہ نہیں ـــ اور

قرآن و حدیث تک تیری رسائی نہیں تو پھر کس بل بوتے پر گمراہوں' توہین کے دلدادوں کے پاس
جاتا اور ان کی بات سُننے کی جرأت کرتا ہے ۔قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (پ ۷ ع ۱۴)

بھولے سے ان میں سے کسی کے پاس بیٹھ گیے ہو تو یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جاؤ ۔

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ وَاِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ ۔

گمراہ لوگ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو' جب انھیں ملو تو سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو' ساتھ پانی نہ پیو' ساتھ کھانا نہ کھاؤ' شادی بیاہ نہ کرو' ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو' ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ۔

(رواہ ابوداؤد عن ابن عمر وابن ماجۃ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ـــــ [1]

ـــــ بھائیو ! تم اپنے نفع نقصان کو زیادہ جانتے ہو یا تمھارا رب عزوجل' تمھارے نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر ان کا کیا
اثر ہوگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ بِهٖ مِنَ الشُّبُهَاتِ ۔

جو دجّال کی خبر سُنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھ اس سے کیا نقصان پہونچے گا وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا ۔

(رواہ ابوداؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا)

کیا دجّال ایک اوسی دجّال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے حاشا تمام گمراہوں کے

---

[1] فتاویٰ الحرمین مترجم صـ۲۰ و اربعین شدت صـ۱۵

داعی منادی سب دجال ہیں اور سب سے دور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاۗءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ	آخر زمانے میں دجال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادانے تو ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ" [1]

بھائیو! مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے لپٹا رہنا اچھا ہے یا معاذ اللہ ان کے دشمن کے پھندے میں پڑنا ـــــ اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا میں نہ آخرت میں۔ آمین وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن۔

آج جب لوگ وہابیوں دیوبندیوں مودودیوں وغیرہ کی نماز تلاوتِ قرآن یا خدمتِ خلق پر للچاتے ہیں تو مجھے اپنے آقا امت کے خیرخواہ پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی وہ حدیث مبارک یاد آتی ہے جسے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے حضور مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے ـــــ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہنے لگا ـــ اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو (معاذ اللہ) حضور نے فرمایا افسوس تیری جسارت پر ـــ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا ـــ؟ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب وخاسر ہو چکا ہوتا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ رہا گیا۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! اجازت دیجیے کہ اس گستاخ بدزبان کی گردن ماردوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] فتاویٰ رضویہ جلد اول [illegible]

جانے دو۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں (اور دوسرے سلسلۂ روایت میں ہے اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی) جن کی نمازوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں کو حقیر جانوگے اور ان کے روزوں کے آگے تم اپنے روزوں کو ہلکا سمجھوگے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

کتنا سچ ہے میرے آقا کا فرمان جو اہل ایمان کے ایمان کو تازگی بخشتا ہے، اہل شبہات کو شبہات کے اندھیروں سے نکالتا ہے۔ رہے وہ جو روشنی کے سامنے آنے پر آنکھیں بند کرلیں ان کے لیے تو قرآن کا یہ فرمان بس ہے۔

صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ [1]	بہرے، گونگے، اندھے تو وہ پلٹنے کے نہیں۔

مسلمانو! اپنے غمخوار آقا سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو غور سے پڑھو وہ جو کچھ فرماتے ہیں تمہارے بھلے کو فرماتے ہیں۔ وہ تم پر ماں سے بڑھ کر مہربان اور باپ سے بڑھ کر شفیق ہیں۔ وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہوتے تمہیں یاد کیا ـــ دنیا میں بہت تمہارے خیرخواہ اور ہمدرد ہوں گے ـــ تم سے محبت کرنے اور تمہیں سہارا دینے والے ہوں گے ـــ مثلاً ـــ تمہاری ماں، تمہارے باپ، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے پیر، تمہارے استاذ ـــ لیکن ذرا بتاؤ تو وہ کون سے ماں باپ ہیں جنھوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنی اولاد کو یاد کیا ہو ـــ؟ وہ کون سے پیر اور استاذ ہیں جنھوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنے مرید وشاگرد کو یاد کیا ہو ـــ؟ وہ کون سا بھائی یا دوست ہے جس نے پیدا ہوتے ہوتے بھائی یا دوست کو یاد کیا ہو ـــ؟ جواب نہیں کے سوا ہاں میں نہیں دے سکتے ـــ صرف اور صرف مکینِ گنبدِ خضرا شبِ اسریٰ کے دولھا حضور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ کیا اور اپنے رب کی حمد وثنا کے بعد سب میں پہلی جو یاد آئی وہ تمہاری ہی یاد تھی۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ	اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔

[1] پ ۱ ع ۲

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ	اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔

قرآن ان کی شان میں یوں گویا ہوا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پ ۱۱ ع ۵)	ضرور بیشک تم میں تشریف لائے تمھیں میں سے ایک عظیم الشان رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمھاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ایمان والوں پر نہایت نرم اور مہربان۔

مسلمانو! اس ارشاد خداوندی کے بعد بھی کیا انہیں چھوڑ کر اور خیر خواہ تلاش کروگے؟ وہ تمھاری ہدایت کے لیے صاف صاف باتیں ارشاد فرمائیں اور تم انہیں پس پشت ڈال کر ان کے دشمن، ان کی توہین کرنے والوں کے پاس بھلائی اور ہدایت ڈھونڈنے جاؤگے ـــــــ؟

اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۝ (پ ۱۲ ع ۱۰)	ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمھیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

ـــــــ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ	ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈالدیں

مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ و رسول سے زیادہ کوئی ہماری بھلائی چاہنے والا نہیں۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کی طرف بلائیں یقیناً ہمارے دونوں جہان کا اس میں بھلا ہے اور جس بات سے منع فرمائیں بلاشبہہ سراسر ضرر و بلا ہے۔ مسلمان صورت میں ظاہر ہوکر جو ان کے حکم کے خلاف کی طرف بلائے یقین جان لو کہ یہ ڈاکو ہے اس کی تاویلوں پر ہرگز کان نہ رکھو۔ رہزن جو جماعت سے باہر نکال کر کسی کو لے جانا چاہتا ہے ضرور چکنی چکنی باتیں کرے گا اور جب یہ دھوکے میں آیا اور ساتھ ہولیا تو گردن مارے گا، مال لوٹے گا۔ شامت اس بکری کی کہ اپنے راعی (اپنے نگہبان) کا ارشاد نہ سنے اور بھیڑیا جو کسی بھیڑ کی اون پہن کر آیا اس کے ساتھ ہولے۔

ارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھیں منع فرماتے ہیں وہ تمھاری جان سے بڑھ کر تمھارے خیر خواہ ہیں حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ تمھارا مشقت میں پڑنا ان کے قلب اقدس پر گراں ہے عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ واللہ وہ تم پر اس سے زیادہ مہربان ہیں جیسے نہایت چہیتی ماں اکلوتے بیٹے پر بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ ارے ان کی سنو، ان کا دامن تھام لو، ان کے قدموں سے لپٹ جاؤ۔[1]

ہوش میں آؤ آج تم وہابیوں، ندویوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں اور مودودیوں کی نماز روزہ اور تلاوتِ قرآن پر للچا رہے ہو اور مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پیشتر یہ پیش گوئی فرمادی ہے اور تمھاری ہدایت کے لیے آگاہ کردیا ہے کہ ـــــ جن کی نماز، روزہ، تلاوت قرآن پر تم للچا رہے ہو وہ دین سے ایسے نکل چکے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اور تمھیں گمراہوں کی دلفریب چالوں سے بچانے کے لیے یہاں تک ارشاد فرمایا اِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَكُمْ ان سے بچو، انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں ـــــ

مسلمانو! خدارا اللہ و رسول کی پناہ میں آجاؤ ـــ اللہ و رسول کے وفادار بن کے رہو۔ ان کی توہین کرنے والوں کو دشمن جانو ـــ جو توہین کرنے والوں کا ساتھی اور حمایتی ہو اس سے بھی نفرت کرو اور تنکا توڑ الگ رہو۔ اسی میں دین و ایمان کی سلامتی ہے ـــ نمازوں کی پابندی کرو۔ چہروں پر پیارے رسول کی پیاری سُنّت کو سجاؤ۔ ان کی اداؤں کو اپناؤ۔ ان کے چاہنے والوں کے ساتھ رہو کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوجائے۔ اپنے بچوں کی اسلامی تعلیم پر دھیان دو۔ جس طرح ان کی حفاظت کے لیے گھر مکان چھوڑتے ہو اسی طرح یہ نصیحت بھی ان کے ایمان کے لیے کر جاؤ کہ بیٹا! جتنے گمراہ اور باطل فرقے ہیں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، جماعت اسلامی سب سے الگ رہنا۔ صحابہ، تابعین اور بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت، اہلسنت وجماعت کے ساتھ رہنا۔

---

[1] الدلائل القاہرہ صفحہ ۵

یاد رکھو! عمل کے پیچھے ایمان کو خطرے میں ہرگز نہ ڈالنا۔ عمل کی کوتاہی کی تلافی ہے رَبِّ کریم اپنی رحمت سے معاف فرمادے۔ پیارے حبیب شفاعت فرمادیں (آمین) اور مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ اگر بداعمالیوں نے جہنم میں پہونچادیا تو بھی ایک میعاد کے بعد چھٹکارا پاجاؤ گے جنّت نصیب ہوجائے گی لیکن کفر اور کافر کی دوستی وہ لعنت ہے جس سے ایمان چلاجائے گا اور جب ایمان گیا تو پھر کبھی بھی عذاب سے رہائی نہیں۔ (خدا کی پناہ)

یہ دیکھو آج سے چار سو برس پہلے نائبِ رسول، وارثِ نبی، امامِ ربانی مجدّد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ والرضوان کیا ارشاد فرماگیے۔

خبث اعتقاد کہ مخالف معتقدات اہلسنّت ست سم قاتل ست کہ بموت ابدی وعقاب سرمدی رساند مداہنت ومساہلت در عمل امید مغفرت دارد اما مداہنت اعتقادی گنجائشِ مغفرت ندارد [۱]

اہلسنّت وجماعت کے عقیدوں کے خلاف جو عقیدہ ہے اس کی گندگی زہرِ قاتل ہے جو دائمی موت اور ہمیشگی کے عذاب تک پہونچادیتی ہے عمل میں کوتاہی اور کاہلی پر تو بخشے جانے کی امید ہے لیکن عقیدے میں مداہنت اور پالیسی کے بخشے جانے کی امید نہیں۔

پیغمبر فرمود علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام بدرستی کہ بنی اسرائیل ہفتاد ویک فرقہ شدہ بودند کہ ہمہ ایشاں در نارند مگر یکے از ایشاں و ز دوست کہ امت من بر ہفتاد وسہ فرقہ متفرق شوند کہ ہمہ ایشاں در آتش باشند مگر یک فرقہ پرسیدند کہ آں فرقۂ ناجیہ چہ کسانند فرمود علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام آنانند کہ باشند بر مثل آنچہ من برآنم واصحاب من برآنند علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام وآں یک فرقۂ ناجیہ اہلسنّت وجماعت اند کہ ملتزم

یعنی حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ بیشک بنی اسرائیل کے اکہتّر فرقے ہوگیے تھے جن میں ایک فرقے کے سوا سب جہنمی ہیں اور عنقریب میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی (اور) ان میں (بھی) ایک فرقے کے سوا سب جہنمی ہیں۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی وہ کون لوگ ہیں جو نجات پانے والے گروہ ہیں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جو اسی دین ومذہب کے

[۱] جلد ۲ مکتوب ۶۷ صہ ۱۲۵ بحوالہ تجانب اہلسنّت صہ ۴۰۵

متابعت آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصّلوٰۃ والسّلام ومتابعت اصحاب آں سرور علیہ وعلیہم الصّلوٰۃ والتسلیمات اند اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی مُعْتَقَدَاتِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَمِتْنَا فِیْ زُمْرَتِھِمْ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝

(جلد دوم مکتوب نمبر ۶۷ صہ ۱۲۳ بحوالہ تجانب اہلسنّت صہ ۴۰۵)

ہیں جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلّم (حضرت مجدد فرماتے ہیں) وہ ایک فرقہ یہی اہلسنّت وجماعت کا ہے جنھوں نے حضور کی اور حضور کے صحابہ کی غلامی اور پیروی کا التزام کیا ہے۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلّم۔ اے اللہ ہم کو اہلسنّت وجماعت ہی کے عقیدوں پر ثابت رکھ اور انہیں کے گروہ میں ہم کو دنیا سے اٹھا اور انہیں کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بیشک تو ہی ہے بڑا دینے والا۔

اللہ عزوجل سب کو خبثاء کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے ارے کس کے دوست دشمن، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دوست دشمن۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے۔ اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دشمنوں، ان کے بدگویوں، انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں، ہم پیالوں سے میل جول رکھے کیا قیامت نہ آئے گی کیا حشر نہ ہوگا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو منہ دکھانا نہیں؟ کیا ان کے آگے شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں؟ مسلمانو! اللہ سے ڈرو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے حیا کرو، اللہ عزوجل توفیق دے آمین بِجَاہِ نَبِیِّنَا الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْرَمُ التَّسْلِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ اَجْمَعِیْنَ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ جَلَّ مَجْدُکَ الْقَدِیْمُ وَتَعَالٰی شَانُکَ الْعَظِیْمُ۔

[۱] فتاویٰ رضویہ جلد ششم صہ ۹

گلشنِ ایمان افروز وکُفران سوز

از افادات مبارکہ امام اہلسنّت قدس سرہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین وایمان کا واسطہ خدارا ذرا صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھ کر آنکھیں بند کرکے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہوکر غور کر دیکھو کیا یہ کلمات

کہ انبیاء جھوٹے تھے عیسٰی کی نبوت باطل ہے معجزے مسمریزم تھے (جیسا کہ مرتد غلام احمد قادیانی نے بکا) شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے (جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد رشید احمد گنگوہی و مرتد خلیل احمد انبیٹھی نے "براھین قاطعہ" ص۵۱ میں بکا) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہوجائے تو حرج نہیں (جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" ص۳ اور ص۲۸ میں بکا) جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے (جیسا کہ وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مرتد اشرفعلی تھانوی نے "حفظ الایمان" میں بکا) (معاذ اللہ)

(کیا یہ کلمات) کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان رہ سکتا ہے — کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے —؟ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب

کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل (بکنے والے) قطعاً (بیشک) کافر ——— مگر صد ہزار افسوس کہ اب وہ اندھیر کا زمانہ آگیا کہ اِن باتوں پر حکمِ کفر لگانے میں دلائل قائم کرنے فتاوے تیار کرنے کی حاجت ہے اور اس پر بھی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمّتی بننے والے دیکھیے اب بھی مانتے ہیں یا یوہیں سہل ومہمل جانتے ہیں۔ آہ آہ آہ اے اسلام کیا ہوئی تیری عزت — تیرے نام لیووں کی نگاہ سے کدھر گرگئی۔ کیا ہوئی تیری حلاوت — تیرے کلمہ پڑھنے والوں کے دلوں سے کدھر تر گئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ٥ ——— آہ ایک دن وہ تھا کہ باپ نے کلمۂ گستاخی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں بکا حقیقی بیٹا مدینۂ طیبہ کے دروازے پر تلوار لے کر کھڑا ہوگیا کہ او ملعون کیا بکا تھا دروازے میں قدم نہ رکھنے دوں گا جب تک ظاہر نہ کردوں کہ کون عزیز کون ذلیل ہے اگر حکم آڑے نہ آجائے تو وہ ہونہار بیٹا ناشدنی باپ کو فی النار کرہی چکا تھا — یا اب یہ وقت ہے کہ اسلام کے لباس میں اسلام کے دشمن یوں منہ بھر بھر کر اللہ واحد قہار اور اس کے حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھری سڑی گالیاں سناتے لکھ لکھ کر چھاپتے ہیں اور کلمہ گو اُمّتی کہلانے والے انہیں مولوی مفتی واعظ پیر جی سمجھے جاتے ہیں ——— جو غریب مسلمان ہوشیار کریں کہ ارے اے مصطفائی گلے کی نادان بھیڑو دیکھیو یہ بھیڑیا ہے ارے یہ تمہارے معبود تمہارے رسول کو گالیاں دیتا ہے اُن کی بات نہیں سُنتے ۔ اور سُنیں تو کان نہیں دھرتے — اور کان بھی دھریں تو پرواہ نہیں کرتے ——— نہ اُن دشنامیوں (گستاخی بکنے والے اور ان کی حمایت کرنے والے وہابیوں دیوبندیوں تبلیغیوں مودودیوں) سے میل جول چھوڑیں نہ اُن سے رشتہ علاقہ توڑیں بلکہ اُلٹے ان غریب مسلمانوں پر طعنہ زنی کو تیار ہوجاتیں کہ میاں یہ ایسے ہی کافر کہہ دیا کرتے ہیں ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں — فلانا ہمارا سگا بھائی یا ایسا معظم اتنا دوست ہے اُسے کیسے چھوڑ دیں — فلانا ہمارا اُستاد یا ایسا محدث اتنا مولوی ہے اُس سے کیونکر علاقہ توڑ دیں ——— آہ اے وائے نا انصافی ان کی محبت ان کی

عظمت تو یاد رہی اور اللہ ربّ العرش العظیم اور پیارے حبیب رؤف رحیم جلّ و علا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبت عظمت سب دل سے گئی ــ ارے یہ بھی تو دیکھا ہوتا کہ اِن کی محبت کا کس محبوب کی محبّت سے مقابلہ ہے ان کی عظمت کا کس عظیم جلیل کی عظمت سے معارضہ ہے ع ببیں کہ از کہ بریدی و باکہ پیوستی ــ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ہ اُف اُف ظالمو نے کیا بُرا مبادلہ کیا کہ خدا و مصطفےٰ کو چھوڑ کر استاد و پدر یا این و آں کو پکڑا ــ ارے اپنی جان پر ظالمو! ارے بھولے نادان مجرمو! کچھ خبر بھی ہے ــ؟ ارے وہ اللہ واحد قہار ہے جس نے تمھیں پیدا کیا جس نے تمھیں آنکھ کان دل ہاتھ پاؤں لاکھوں نعمتیں دیں جس کی طرف تمھیں پھر کر جانا اور ایک اکیلے تنہا بے یار و یاور بے وکیل اُس کے دربار میں کھڑے ہو کر روبکاری ہونا ہے اُس کی عظمت اُس کی محبت ایسی ہلکی ٹھہری کہ فلاں وفلاں کو اُس پر ترجیح دے لی۔

ارے اُس کی عظمت تو اُس کی عظمت ــ اُس کے احسان تو اُس کے احسان ــ اُس کے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہی کے احسانات اگر یاد کرو تو واللہ العظیم باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ وغیرہ وغیرہ تمام جہان کے احسان جمع ہو کر اُن کے احسانوں کے کروڑویں حصّے کو نہ پہونچ سکیں ارے وہ وہ ہیں کہ پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی وحدانیت اپنی رسالت کی شہادت ادا فرما کر سب میں پہلی جو یاد آئی وہ تمھاری ہی یاد تھی ــ دیکھو آمنہ خاتون کی آنکھوں کا نور ــ نہیں نہیں وہ اللہ ربّ العرش کے عرش کا تارا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا نور ــ شکمِ پاک مادر سے جدا ہوتے ہی سجدے میں گرا ہے اور نرم نازک حزیں آواز سے کہہ رہا ہے رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب ــ میری امت ــ میری امت ــ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ــ

کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ــ ایسا درد رکھا ہے ــ حاشَ للہ ارے وہ وہ ہیں کہ اُس پیارے حبیب رؤف رحیم علیہ افضل الصّلاۃ والتّسلیم کو جب قبرِ انور میں اُتارا ہے لبہائے مبارک جنبش میں ہیں فضل یا قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کان لگا کر سُنا ہے آہستہ آہستہ عرض

کر رہے ہیں رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رب میری اُمّت ــ میری اُمّت ــ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ــــــ سبحٰن اللہ پیدا ہوئے تو تمھاری یاد ــ دنیا سے تشریف لے گئے تو تمھاری یاد ــ کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر، رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے ــ استغفر اللہ ارے وہ وہ ہیں کہ تم چادر تان کر شام سے خرّاٹے لیتے صبح کی خبر لاتے ہو تمھارے درد ہو کرب ہو بے چین ہو کروٹیں بدل رہے ہو۔ ماں باپ بھائی بیٹا بی بی اقربا دوست آشنا دو چار راتیں کچھ جاگے سوئے آخر تھک کر جا پڑے اور جو نہ اُٹھے وہ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہیں نیند کے جھونکے آ رہے ہیں اور وہ پیارا بے گناہ بے خطا ہے کہ تمھارے لیے راتوں جاگا کیا ــ تم سوتے ہو اور وہ زار زار رو رہا ہے روتے روتے صبح کر دی ہے کہ رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے میرے رَبّ میری اُمّت ــ میری اُمّت ــ کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت کا ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے ــــــ

حاشَ للہ ارے ہاں ہاں درد بیماری مرض یا مصیبت میں ماں باپ کی محبت کیا جانچنا کہ ان میں نہ تمھاری خطا نہ ماں باپ پر جفا ــ یوں آزماؤ کہ ماں باپ بے شمار نعمتوں سے تمھیں نوازیں اور تم نعمت کے بدلے سرکشی کرو نافرمانی ٹھانو سَو سَو کہیں اور ایک نہ مانو ماں سے بُرے، باپ سے بُرے، رات دن بُرے، ہر وقت بُرے، دیکھو تو ماں باپ کہاں تک تمھیں کلیجے سے لگاتے ہیں مگر وہ پیارا وہ مجسّم رحمت وہ نعمتوں والا وہ ہمہ تن رافت ہے کہ تمھاری لاکھ لاکھ نافرمانیاں دیکھے کروڑ کروڑ گنہگاریاں پائے اس پر بھی تمھاری محبت سے باز نہ آئے دلتنگ نہ ہو ترک نہ فرمائے ــ سنو تو وہ کیا فرما رہا ہے دیکھو تم گود میں لیے نکلے پڑتے ہو اور وہ فرماتا ہے ھَلُمَّ اِلَیَّ ارے میری طرف آؤ ارے میری طرف آؤ ــ مجھے چھوڑ کر کہاں جاتے ہو ــ دیکھو وہ فرماتا ہے تم پروانے کی طرح آگ پر گرے پڑتے ہو اور میں تمھارا بند کمر پکڑے روک رہا ہوں ــــ کیا کبھی کسی کے باپ استاد پیر آقا حاکم بادشاہ نے بیٹے شاگرد مرید غلام نوکر رعیت سے ا

ایسا خیال کیا ایسا درد رکھا ہے ۔ استغفر اللہ ارے دنیا کی ساعت تیر ہے آنکھ بند کیے سویرا ہے قیامت بہت جلد آنے والی ہے ۔ جانتا ہے قیامت کیا ہے یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۙ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ؕ جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی ماں باپ جورو بیٹوں سب سے ۔ ہر ایک اُس دن اپنے ہی حال میں غلطاں پیچاں ہوگا کہ دوسرے کا خیال بھی نہ لاسکے گا اُس دن جانیں کہ فلاں یا فلاں تیرے کام آسکیں حاش للہ واللہ العظیم اُس دن وہی پیارا حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئے گا اُس کے سوا باقی انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ و التسلیم کو تو مجال عرض ہوگی نہیں ــــ سب نفسی نفسی فرمائیں گے پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے ہاں وہ پیارا وہ بیکسوں کا سہارا ۔ وہ بے یاروں کا یارا ۔ وہ شفاعت کی آنکھ کا تارا ۔ وہ محبوب محشر آرا ۔ وہ رؤف رحیم ہمارا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائے گا اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا میں ہوں شفاعت کے لیے ۔ میں ہوں شفاعت کے لیے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ پھر یہ بھی نظر کرنا ہے کہ سنکھوں کی گنتی میں ازدحام ۔ ہزاروں منزل کے فاصلوں میں مقام ۔ لاکھوں حساب کے لیے حاضر کیے گیے ۔ میزانِ عدل لائی گئی ۔ نامۂ اعمال پیش ہوئے ــــ لاکھوں کو صراط پر چلنے لے گیے جو بالائے جہنم نصب ہے تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک اور ہزاروں برس کی راہ ۔ نیچے نظر کریں تو کروروں منزل تک کا گھراؤ ـ اور اس میں وہ قہر آگ شعلہ زن جس میں سے برابر پھول اڑ اڑ کر آرہے ہیں ــ جانتا ہے وہ پھول کیسے ۔ اونچے اونچے محلوں کی برابر گویا آگ کے قلعے ہیں کہ پے در پے چلے آتے ہیں ــــ لاکھوں پیاس سے بیتاب ہیں پچاس ہزار برس کا دن ــ تانبے کی زمین ــ سروں پر رکھا ہوا آفتاب ــ زبانیں پیاس سے باہر ہیں ۔ دل اُبل اُبل کر گلے پر آگئے ہیں ــ اتنا ازدحام اور اتنے مختلف کام اور اتنے فاصلوں پر مقام اور خبر گیراں صرف ایک وہ محبوب ذی الجلال والاکرام علیہ افضل الصلاۃ والسلام ــــ ابھی میزان پر آئے اعمال تلوائے ۔ حسنات کے پلّے گراں کرائے ۔ ابھی صراط پر کھڑے ہیں غلام گزر رہے ہیں ۔ وہ دردناک آواز سے عرض

کر رہے ہیں ۔ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ ۔ الٰہی بچالے بچالے ــ ابھی حوضِ کوثر پر جلوہ فرما ہیں پیاسوں کو وہ شربتِ جانفزا پلا رہے ہیں گویا تنِ مُردہ میں جانِ رفتہ واپس لا رہے ہیں ــــــــ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور میری شفاعت فرمائیں ۔ فرمایا میں کرنے والا ہوں ۔ عرض کی یا رسول اللہ اُس روز میں حضور کو کہاں تلاش کروں ــــ؟ فرمایا ۔ سب میں پہلے صراط پر ۔ عرض کی اگر وہاں نہ پاؤں ۔ فرمایا میزان پر ــ عرض کی وہاں نہ پاؤں ۔ فرمایا حوضِ کوثر پر ۔ کہ اِن تین جگہ سے کہیں نہ جاؤں گا ــــ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم ابداً آمین ــــ للہ انصاف ان کے احسانوں سے جہان میں کسی کے احسان کو کچھ نسبت ہوسکتی ہے ــــ؟ پھر کیسا سخت کفران ہے کہ جو اُن کی شان میں بدگوئی کرے تمہارے دل میں اُس کی وقعت ، اُس کی محبت ، اُس کا لحاظ ، اُس کا پاس نام کو بھی باقی رہے ع ببیں کہ از کہ بُریدی و با کہ پیوستی ــــ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۝ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ [۱]

---

[۱] بحوالہ خلاصہ فوائد فتاویٰ صـ۴۹ تا صـ۷۲ مطبوعہ ۱۳۴۳ھ مطبع اہلسنت بریلی شریف مع تمہید ایمان

کہاں ہیں عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (۱) جو پہاڑوں کی کھوہ اور سمندروں کی تاپو میں منزلِ عشق تلاش کرنا چاہتے ہیں.......... آئیں اور..........

اس شہیدِ محبت

سے عشق و محبت کا درس حاصل کریں

حمد اس کے وجہِ کریم کو جس نے اپنے اس بندے[۱] کو یہ ہدایت دی یہ استقامت دی کہ وہ نہ ان اعاظم[۲] اکابر کی ان عظیم مدحوں پر اتراتا ہے بلکہ اپنے رب کے حسنِ نعمت کو دیکھتا ہے کہ پاکی تیرے لیے کیسا تو نے اس ناچیز کو ان عظمائے عزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا نہ ان دشنامیوں[۳] اور اِن کے حامیوں کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں پریشان ہوتا بلکہ شکر بجالاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس ناقابل کو اس قابل کیا کہ یہ تیری عظمت اور تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر عزت کی حمایت کر کے گالیاں کھاتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار کے پہرہ دینے والے کتوں میں اس کا چہرہ لکھا جائے ——

—— واللہ العظیم وہ بندۂ خدا بخوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی حضرات بھی اس بدلے پر راضی ہوں کہ وہ اللہ و رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ شرط لگائیں کہ روزانہ اس بندۂ خدا کو پچاس ہزار مغلظہ گالیاں سنائیں اور لکھ لکھ کر شائع فرمائیں —— اور اگر اس قدر پر پیٹ نہ بھرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱ؔ یعنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۲ؔ امام اہلسنت قدس سرہٗ —— ۳ؔ یعنی مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے وہ علماء کرام و مفتیان عظام علیہم الرحمۃ والرضوان جن کے سامنے امام اہلسنت قدس سرہٗ کا فتوائے "المعتمد المستند" ۱۳۲۳ھ اور ۱۳۲۴ھ میں جب پیش ہوا تو ان حضرات نے اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے وہابیوں دیوبندیوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا جو اس وقت سے آج تک برابر شائع ہے۔
۴ؔ یعنی اللہ و رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے والے پیشوایان وہابیہ دیوبندیہ۔

علیہ وسلم کی گستاخی سے باز رہنا اس شرط پر مشروط رہے کہ اس بندۂ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علماء قدست اسرارہم کو بھی گالیاں دیں تو اینہم برعلم ——

—— اے خوشا نصیب اُس کا کہ اُس کی آبرو اُس کے آباء و اجداد کی آبرو بدگویوں کی بدزبانی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آبرو کے لیے سپر ہو جائے۔

سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدگویانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں ؎

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ

یعنی اے بدزبانو میں اس لیے تمہارے مقابل کھڑا ہوا ہوں کہ تم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل ہو کر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے میں مشغول ہو جاؤ میری اور میرے باپ دادا کی آبرو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کو سپر ہو جائے ——

الٰہی ایسا ہی کر آمین —— یہی وجہ ہے کہ بدگو حضرات اس بندۂ خدا پر کیا کیا طوفان بہتان اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں اخباروں اشتہاروں میں طرح طرح کی گڑھتوں سے کیا کیا خاکے اڑاتے ہیں مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لیے عطا فرمایا کہ بعونہٖ تعالیٰ عزتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت کروں حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں اچھا ہے کہ جتنی دیر مجھے برا کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی سے غافل رہتے ہیں ؏

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ [۱]
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱ؔ: بحوالہ خلاصہ فوائد فتاویٰ صہ۲۹ تا صہ۳۰ مطبوعہ مطبع اہلسنت بریلی شریف (مع تمہید ایمان)۔